روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L/29

# الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

سوموار 13 اکتوبر 2003ء 16 شعبان 1424 ہجری 13 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 233

## میت کے لئے دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

جب تم کسی مریض یا میت کے پاس جاؤ تو اس کے لئے اچھی دعا کرو کیونکہ جو کچھ تم کہتے ہو اس پر ملائکہ آمین کہتے ہیں۔

(صحیح مسلم کتاب الجنائز باب مایقال عندالمریض و المیت حدیث نمبر 1527)

# اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

میاں جان محمد صاحب قادیانی فوت ہو گئے تو حضرت مسیح موعود جنازہ کے ساتھ ساتھ تشریف لے گئے۔ یہ آپ کے معتقدوں اور عاشقوں اور فدائیوں میں سے تھا۔ خوش گلو تھا اس پر بوجہ اعتقاد حضرت اقدس بڑی بڑی ناقابل برداشت ابتلائیں آئیں ماریں تک مخالفوں سے کھائیں وجوہ معاش تک بند ہوئیں اور طرح طرح کی اذیتیں اور قسم قسم کی تکلیفیں مخالفوں کی طرف سے پہنچیں جو بیان سے باہر ہیں مگر مرحوم ایسا ثابت قدم رہا کہ جو حق ثابت قدمی کا ہوتا ہے وہ حضرت اقدس کا ہم عمر تھا مجھ سے بڑی محبت رکھتا تھا۔

حضرت مسیح موعود بھی میاں جان محمد سے بہت محبت رکھتے تھے حضرت اقدس کیسے ہی عدیم الفرصت ہوتے مگر جب یہ آتے تو آپ سب کام چھوڑ کر مرحوم سے ملتے۔ الغرض جب اس کا جنازہ قبرستان میں گیا تو حضرت اقدس نے نماز جنازہ پڑھائی اور خود امام ہوئے نماز میں اتنی دیر لگی کہ ہمارے مقتدیوں کے کھڑے کھڑے پیر دکھنے لگے اور ہاتھ باندھے باندھے درد کرنے لگے اوروں کی تو میں کہتا نہیں کہ ان پر کیا گزری لیکن میں اپنی کہتا ہوں کہ میرا حال کھڑے کھڑے بگڑ گیا اور یوں بگڑا کہ کبھی ایسا موقع مجھے پیش نہیں آیا کیونکہ ہم نے تو دو منٹ میں نماز جنازہ ختم ہوتے دیکھی ہے پھر مجھے ہوش آیا تو سمجھا کہ نماز تو یہی نماز ہے پھر تو میں مستقل ہو گیا اور ایک لذت اور سرور پیدا ہونے لگا اور یہ جی چاہتا تھا کہ ابھی اور نماز لمبی کریں جب نماز جنازہ سے فارغ ہوئے تو حضرت اقدس مکان کو تشریف لے چلے۔

ایک صاحب نے عرض کیا کہ: حضور! اتنی دیر نماز میں لگی کہ تھک گئے۔ حضور کا کیا حال ہوا ہوگا۔ یعنی آپ بھی تھک گئے ہوں گے۔

حضرت اقدس نے فرمایا ہمیں تھکنے سے کیا تعلق ہم تو اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے تھے اس سے اس کے لئے مغفرت مانگتے تھے مانگنے والا بھی کبھی تھکا کرتا ہے جو مانگنے سے تھک جاتا ہے وہ رہ جاتا ہے ہم مانگنے والے اور وہ دینے والا پھر تھکنا کیسا جس سے ذرا سی بھی امید ہوتی ہے وہاں سائل ڈٹ جاتا ہے اور بارگاہ احدیت میں تو ساری امیدیں ہیں وہ معطی ہے۔ وہاب ہے رحمٰن ہے رحیم ہے اور پھر مالک ہے اور تس پر عزیز۔

(تذکرۃ المہدی صفحہ 76)

## عطیات برائے امداد طلباء

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز حاصل ہے کہ زندگی کے ہر شعبہ میں دین حق کے صحیح راستوں پر گامزن رہ کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرتی رہتی ہے۔ اور یہ دولت اور نعمت خدا تعالیٰ نے اس جماعت میں نظام خلافت کو جاری فرما کر ہمیں عطا فرمائی ہے۔ قرآن کریم اور آنحضرتؐ کا فرمان ہے ہر مرد و عورت کیلئے علم کا حصول لازمی ہے۔

جماعت احمدیہ کو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ پڑھے لکھے افراد کی جماعت شمار ہوتی ہے۔ ہماری جماعت میں کم ہی کوئی ایسا شخص ملتا ہے جو زیور تعلیم سے آراستہ نہ ہو اس میں جہاں جماعت احمدیہ کے افراد کی ذاتی کوشش اور مذکورہ بالا فرمان پر عمل پیرا ہونا ہے۔ وہاں جماعت کی انتظامیہ کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا کر رکھی ہے کہ وہ اس مبارک فرمان کیلئے ہر دور میں کوشاں رہتی ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اپنے عہد خلافت میں امداد طلباء کی تحریک فرمائی اور اس کے لئے ایک شعبہ مقرر فرمایا جو آجکل صدر انجمن احمدیہ کے تحت طلباء کی اعانت کی توفیق پا رہا ہے۔ اس شعبہ کی طرف سے ہر سال سینکڑوں احمدی طلباء کو وظائف دے کر ان کی تعلیم حاصل کرنے کی لگن میں ان کی مدد کی جاتی ہے۔

یہ شعبہ خالصتہً افراد جماعت کی طرف سے عطیات کے ذریعہ کام کرتا ہے۔ اس لئے جماعت کے مخیر احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس کار خیر میں حصہ لیں تا کہ اس اعانت کے ذریعہ سے زیادہ سے زیادہ طلباء کی علمی پیاس بجھانے کے سامان کئے جاسکیں۔

اس کار خیر میں حصہ لینے والے احباب جہاں جماعت کے علمی معیار اور صاحب علم جماعت ہونے کے تشخص کو بحال کرنے والے ہونگے وہاں اس کے ذریعہ سے ایک قومی خدمت میں بھی حصہ لے رہے ہونگے۔

براہ کرم اس قومی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ عطیات اس فنڈ کیلئے بھجوائیں۔ یہ عطیات براہ راست نگران امداد طلباء یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد امداد طلباء بھجوا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم ربوہ)

# دعوت الی اللہ کے سنہری گر

96

## پر حکمت نصائح ایمان افروز واقعات

مرتبہ: عبدالستار خان صاحب

## پر حکمت انداز تبلیغ

عمرو بن عنبسہؓ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہؐ کی بعثت کے ابتدائی زمانہ میں مکہ آیا۔ اس وقت رسول اللہؐ نے ابھی رسالت کا اعلان عام نہیں فرمایا تھا۔ میں نے آپؐ سے پوچھا کہ نبی کیا ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کا (بھیجا ہوا) رسول ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا کیا اللہ نے آپ کو بھیجا ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا کیا تعلیم دے کر بھیجا؟ آپ نے فرمایا یہ کہ اللہ کی عبادت کی جائے۔ بتوں کو توڑا جائے اور رحمی رشتوں کے حق ادا کئے جائیں۔ میں نے کہا یہ تو بہت اچھی تعلیم ہے۔ اسے کتنے لوگوں نے قبول کیا۔ آپ نے فرمایا ایک آزاد اور ایک غلام (یعنی ابوبکر اور زیدؓ اس جگہ حضور نے صرف گھر سے باہر کے مردوں کا ذکر کیا ہے) گھر کی عورت خدیجہؓ اور بچے علیؓ کا ذکر نہیں فرمایا۔

عمروؓ نے اسلام قبول کرلیا۔ وہ کہتے تھے کہ میں گویا مردوں میں چوتھے نمبر پر اسلام قبول کرنے والا تھا۔ پھر میں نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کیا میں یہاں رہ کر آپ کی پیروی کروں؟ آپؐ نے فرمایا ”نہیں تم اپنی قوم میں جا کر اس تعلیم پر عمل کرو۔ البتہ جب تمہیں میرے خروج یعنی ہجرت کا پتہ چلے پھر آ کر میری پیروی کرنا“

(دلائل النبوۃ جلد 2 ص 168 دارالکتب مطبوعہ بیروت)

حضرت عمرو بن عنبسہؓ نے نبی کریمؐ کی اس نصیحت پر خوب عمل کیا۔ اپنے علاقہ میں رہ کر اسلام پر قائم رہے۔ ہجرت مدینہ کے بعد کے زمانہ میں وہ مدینہ آ گئے اور رسول اللہ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

## کیسٹوں کے ذریعہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

انڈونیشیا سے ایک داعی الی اللہ نے لکھا کہ دعوت الی اللہ کی تحریک سے قبل ہم محسوس کرتے تھے کہ دعوت الی اللہ کرنے میں بڑی مشکلات ہیں۔ کوتاہی تقریر، کم علمی اور طریق سے ناواقفیت اور کئی مسائل سامنے تھے لیکن جب مہم پر نکلے تو آہستہ آہستہ تمام مشکلات آسان ہو گئیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ سفر پر گیا تو اتفاق سے کسی موقع پر بھی کیسٹوں سے استفادہ کرنے کا موقع پیدا نہ ہوا۔ اپنا پروگرام مکمل کرنے کے بعد واپسی پر اچانک ایک ترکیب سوجھی اور بس ڈرائیور کو کیسٹ کے چند حصے سنوائے جس میں سے اس نے حضرت بانی سلسلہ کے اشعار کو بہت پسند کیا اور میری درخواست پر اس نے بس میں اس ٹیپ کو چلایا اور تمام مسافروں نے اس ٹیپ کو سنا اور اس طرح خدا کے فضل سے دعوت الی اللہ کی ایک نئی راہ پیدا ہوگئی۔

(ضمیمہ خالد 1988ء ص13)

## دعوت الی اللہ کی مہم میں شامل ہوگئے

ایسٹرن ریجن غانا میں دعوت الی اللہ مہم کے دوران کئی ایمان افروز واقعات ظاہر ہوئے۔ ایک دوست لقمان احمد صاحب آف ”Abura“ نے بتایا کہ جس دن وہ اپنے شہر سے اکرا آئے اس روز ان کا یہ ارادہ تھا کہ اکرا سے واپسی پر اپنے شہر جائیں گے اور بعد میں وہاں سے دعوت الی اللہ مہم کے لئے ایسٹرن ریجن چلے جائیں گے۔ اکرا آنے سے صرف ایک دن پہلے ان کا نکاح پڑھا گیا تھا لیکن اکرا پہنچ کر جب انہوں نے خطبہ کے دوران ایک صحابی رسولؐ حضرت سعد الاسودؓ کا وہ واقعہ سنا کہ آپ کو رشتہ کے حصول میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں اور بالآخر آنحضرتؐ کی تجویز پر ایک جگہ رشتہ طے ہوا اور وہ اپنی بیوی کے لئے تحائف خریدنے کی غرض سے بازار تشریف لے گئے اور وہاں انہوں نے ایک شخص کو یہ اعلان کرتے ہوئے پایا کہ آنحضرتؐ کی طرف سے جہاد میں شامل ہونے کی تحریک کی گئی ہے تو انہوں نے بیوی کے لئے تحائف خریدنے کی بجائے جہاد کے لئے سامان خریدا اور وہیں سے مجاہدین کی صف میں شامل ہو کر لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے اور معرکہ کے دوران جام شہادت نوش کیا۔

مکرم لقمان احمد صاحب نے یہ واقعہ سنا تو اسی وقت یہ فیصلہ کر لیا کہ گھر جانے کی بجائے سیدھے دعوت الی اللہ مہم میں شامل ہو جائیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا اور ایک پیغامبر کے ذریعہ اپنی بیوی کو یہ پیغام بھجوا دیا کہ میں ایک اہم مہم میں شامل ہو گیا ہوں اس لئے تقریب ولیمہ کو ملتوی سمجھا جائے۔

(ضمیمہ ماہنامہ خالد فروری 1988ء)

## عہد خامس میں نئے گھوڑوں پہ زینیں ڈالو

زندگی خواب پریشان سے بیدار ہوئی
اک نئی شمع خلافت کی ضیا بار ہوئی
پھر سے پروانے جلے، روشنی غمخوار ہوئی
روح تجدید وفا نغمہ سرا ہونے لگی
دل ہوئے سجدہ کناں، حمد و ثنا ہونے لگی

خوف کی ساعت بے رنگ ادھر آئی، گئی
ہوئے تحلیل وساوس کے ہیولے بھی سبھی
تخت جاناں پہ چمک اٹھی نئی شان کئی
پرچم نور لئے مہر منور ابھرا
ہر کرن جس کی دعا جیسی وہ پیکر ابھرا

قریۂ یار تو دائم یونہی آباد رہے
اپنے محمود سے مسرور رہے شاد رہے
اور اطاعت کے سوا کچھ نہ ہمیں یاد رہے
کیمیا ہونے کے رستے میں قدم دھرنے کا
وقت پھر آیا درست اپنی صفیں کرنے کا

سلطنت دست بدست آئی قبیلے والو
عہد خامس میں نئے گھوڑوں پہ زینیں ڈالو
سونت کر تیغ دعا نکلو، رجز یہ گالو
شہسوار اور طرح کے ہیں یہ آنے والے
اپنے مولیٰ کے لئے جان سے جانے والے

آسماں دور نہیں اور زمیں قدموں میں
سینے قرآن سے معمور ہیں، خواب آنکھوں میں
اور کامل ہے یقیں جس کے سبھی وعدوں میں
عشق میں اس کے زمانے کو بدل جائیں گے
کفر و ایماں کے فسانے کو بدل جائیں گے!!

جمیل الرحمن۔ ہالینڈ

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

## تعارف کتب
### حضرت مسیح موعود

# نسیم دعوت

حضرت مرزا عبدالحق صاحب

1903ء کے آغاز میں قادیان کے بعض دوستوں نے حضرت مسیح موعود سے مشورہ کئے بغیر ''آریہ سماج اور قادیان کا مقابلہ'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں آریوں ہندوؤں اور سکھ اصحاب کو دعوت دی کہ وہ ایک مذہبی کانفرنس کے ذریعہ اپنے مذہب کی صداقت کا اظہار کریں۔ آریہ سماج نے اس اشتہار کے جواب میں گالیوں سے بھرا اشتہار شائع کیا۔ اور حضرت مسیح موعود اور آپ کی جماعت کے بعض احباب کی نسبت زبان درازی کی۔ تحریرالہام کے ذریعہ حضرت مسیح موعود کو اس کا جواب لکھنے کے لئے حکم دیا گیا۔ حضرت مسیح موعود نے آریوں کے جملہ اعتراضات کے مسکت و مدلل جوابات تحریر فرمائے ایک اعتراض کے جواب میں آپ نے فرمایا:

تبدیلی مذہب کے لئے تمام جزئیات کی تفتیش کچھ ضروری نہیں۔ صرف تین باتوں کا دیکھنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ اس مذہب میں خدا کی نسبت کیا تعلیم ہے یعنی اس کی توحید۔ قدرت۔ علم۔ کمال اور عظمت۔ سزا اور رحمت اور دیگر لوازم اور خواص الوہیت کی نسبت کیا بیان ہے۔ دوم ہر نفس انسانی نیز بنی نوع اور قوم کے بارہ میں وہ کیا تعلیم دیتا ہے۔ سوم کیا وہ مذہب کوئی مردہ اور فرضی خدا تو نہیں پیش کرتا جو محض قصوں اور کہانیوں کے سہارے پر مانا گیا ہو۔

(نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 373)

ان اصولی امور کا ذکر کرنے کے بعد حضرت اقدس ........ نے بڑی تفصیل سے عیسائیوں اور آریہ سماج کے عقائد کا اسلام کے عقائد سے مقابلہ کرکے ثابت کیا ہے یہ تینوں قسم کی خوبیاں صرف دین حق میں پائی جاتی ہیں۔ آریہ سماج کے بعض دیگر اعتراضات کا بھی جواب دیا ہے اور مسئلہ نیوگ پر بھی بحث کی ہے۔

یہ رسالہ 28 فروری 1903ء کو ایک ہفتہ کے اندر اندر تصنیف وطبع ہوکر عین اس وقت شائع ہوا جبکہ قادیان کے آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ یہ معرکۃ الآراء کتاب روحانی خزائن کی جلد نمبر 19 میں صفحہ 361 تا 464 شامل ہے۔ اس کتاب کے بعض اہم اقتباسات پیش ہیں۔

## بینائی کا نور

اصل بات یہ ہے کہ خدا کی قدرت میں جو ایک خصوصیت ہے جس سے وہ خدا کہلاتا ہے وہ روحانی اور جسمانی قوتوں کے پیدا کرنے کی خاصیت ہے۔ مثلاً جانداروں کے جسم کو جو اس نے آنکھیں عطا کی ہیں اس کام میں اس کا اصل کمال یہ نہیں ہے کہ اس نے آنکھیں بنائیں۔ بلکہ کمال یہ ہے کہ اس نے ذرات جسم میں پہلے سے ایک پوشیدہ طاقتیں پیدا کر رکھی تھیں جن میں بینائی کا نور پیدا ہو سکے۔ (ص20)

## محبوب حقیقی سے پیار

خدا نے انسانوں میں جس مطلب کا ارادہ کیا ہے پہلے سے اس مطلب کی تکمیل کے لئے تمام قوتیں خود پیدا کر رکھی ہیں مثلاً انسانی روحوں میں ایک قوت عشق موجود ہے اور گو کوئی انسان اپنی غلطی سے دوسرے سے محبت کرے اور اپنے عشق کا محل کسی اور کو ٹھہراوے لیکن عقل سلیم بڑی آسانی سے سمجھ سکتی ہے کہ یہ قوت عشق اس لئے روح میں رکھی گئی ہے کہ تا وہ اپنے محبوب حقیقی سے جو اس کا خدا ہے اپنے سارے دل اور ساری طاقت اور سارے جوش سے پیار کرے۔ پس کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوت عشق جو انسانی روح میں موجود ہے جس کی موجیں ناپیدا کنار ہیں اور جس کے کمال تموج کے وقت انسان اپنی جان سے بھی دست بردار ہونے کو تیار ہوتا ہے یہ خود بخود روح میں قدیم سے ہے ہرگز نہیں۔

(ص21-22)

## مناسب حال قوتیں

خدا نے جو انسان کو اپنی طرف بلایا ہے تو اسی لئے اس نے پہلے سے پرستش اور عشق کے مناسب حال قوتیں اس میں رکھ دی ہیں۔ پس وہ قوتیں جو خدا کی طرف سے ہیں خدا کی آواز کو سن لیتی ہیں........

دراصل تمام انسانی اخلاق الٰہی اخلاق کا ظل ہیں کیونکہ انسانی روح خدا سے ہے لیکن کمی یا زیادتی یا بد استعمالی کی وجہ سے وہ صفات ناقص انسانوں میں مکروہ صورت میں دکھائی دیتے ہیں۔ (ص25)

## زندگی کی طاقتیں

پھر ماسوا اس کے اگر خدا کو قادر نہ مانا جاوے تو پھر اس سے ساری امیدیں باطل ہو جاتی ہیں کیونکہ ہماری دعاؤں کی قبولیت اس بات پر موقوف ہے کہ خدا تعالیٰ جب چاہے ذرات اجسام میں یا ارواح میں وہ قوتیں پیدا کر دے جو ان میں موجود نہ ہوں۔ مثلاً ہم ایک بیمار کے لئے دعا کرتے ہیں اور بظاہر مرنے والے آثار اس میں ہوتے ہیں۔ تب ہماری درخواست ہوتی ہے کہ خدا اس کے ذرات جسم میں ایک ایسی قوت پیدا کر دے جو اس کے وجود کو موت سے بچا لے تو ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر وہ دعا قبول ہوتی ہے اور بسا اوقات اول ہمیں علم دیا جاتا ہے کہ یہ شخص مرنے پر ہے اور اس کی زندگی کی قوتوں کا خاتمہ ہے لیکن جب دعا بہت کی جاتی ہے اور انتہا تک پہنچ جاتی ہے اور شدت دعا اور قلق اور کرب سے ہماری حالت ایک موت کی سی ہو جاتی ہے تب ہمیں خدا سے وحی ہوتی ہے کہ اس شخص میں زندگی کی طاقتیں پھر پیدا کی گئیں۔ تب وہ یک دفعہ صحت کے آثار ظاہر کرنے لگتا ہے گویا مردہ سے زندہ ہو گیا........ پس ہمارا خدا یہی ہے جو نئی نئی قوتیں اور گن اور خاصیتیں ذرات عالم میں پیدا کرتا ہے۔

(ص26)

اسی طرح وہ خدا روح پیدا کرتا ہے جس طرح مجھ میں اس نے وہ پاک روح پھونک دی جس سے میں زندہ ہوگیا۔ (ص27)

## حقیقی آفتاب

جیسا کہ غیر حقیقی اور جسمانی سورج آنکھوں کو کامل روشنی پہنچاتا اور تمام نیک بد چیزیں ان پر کھول دیتا ہے ایسا ہی یہ حقیقی سورج (یعنی خدا تعالیٰ) دل کی آنکھ کو معرفت کے بلند مینار تک پہنچا کر دن چڑھا دیتا ہے۔ اور جیسا کہ وہ جسمانی سورج حقیقی سورج کے سہارے سے پھلوں کو پکاتا ہے اور ان میں شیرینی اور حلاوت ڈالتا اور عفونتوں کو دور کرتا اور بہار کے موسم میں تمام درختوں کو ایک سبز چادر پہناتا اور خوشگوار پھلوں کی دولت سے ان کے دامن کو پر کرتا اور پھر خریف میں اس کے برخلاف اثر ظاہر کرتا ہے اور تمام درختوں کے پتے گرا دیتا ہے اور بدشکل بنا دیتا اور پھلوں سے محروم کرتا اور بالکل انہیں ننگے کر دیتا ہے بجز ان ہمیشہ بہار درختوں کے جن پر وہ ایسا اثر نہیں ڈالتا۔ یہی کام اس حقیقی آفتاب کے ہیں جو سرچشمہ تمام روشنیوں اور فیضوں کا ہے۔ وہ اپنی مختلف تجلیات سے مختلف طور کے اثر دکھلاتا ہے۔ ایک قسم کی تجلی سے وہ بہار پیدا کر دیتا ہے اور پھر دوسری قسم کی تجلی سے وہ خزاں لاتا ہے۔ اور ایک تجلی سے وہ عارفوں کے لئے معرفت کی حلاوتیں پیدا کرتا ہے اور پھر ایک تجلی سے کفر اور فسق کا عفونت ناک مادہ دنیا سے دور اور دفع کر دیتا ہے۔ (ص44، ص45)

## حقیقی چاند

اسی طرح جب خدا بھی نہایت گندہ اور تاریک آدمیوں پر جو اس کی طرف جھکتے ہیں چمکتا ہے تو ان کو ایسی طرح روشن کر دیتا ہے جیسا کہ چاند رات کو روشن کرتا ہے۔ اور کوئی انسان اپنی عمر کے پہلے زمانہ میں ہی اس چاند کی روشنی سے حصہ لیتا ہے اور کوئی نصف عمر میں اور کوئی آخری حصہ میں اور بعض بدبخت سلخ کی راتوں کی طرح ہوتے ہیں یعنی تمام عمر ان پر اندھیرا ہی چھائے رہتا ہے۔ اس حقیقی چاند سے حصہ لینا ان کے نصیب نہیں ہوتا۔ (ص46)

## خدا کا حسن اور احسان

کوئی محبت بغیر مشاہدہ حسن یا احسان کے پیدا نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی گناہ بغیر خدا کی محبت اور اندیشہ اس کی ناراضگی کے دور نہیں ہو سکتا۔ محبت گناہ کو ایسا جلاتی ہے جیسا کہ آگ میل کو۔ جس سونے کو ہر روز آگ میں ڈالو گے کیا اس پر کوئی میل رہ سکتی ہے۔ مگر وہ شخص جو نہ خدا کے حسن کا قائل ہے یعنی اس کو پورا قادر نہیں جانتا اور نہ خدا کے احسان کا قائل ہے یعنی یہ یقین نہیں رکھتا جو اس کی روح جو اس کے اندر بول رہی ہے وہ خدا سے ہے وہ خاک اپنے پرمیشر سے محبت کرے گا۔ (ص57 حاشیہ)

## خدا کی بزرگ قدرتیں

جب میں ان بڑے بڑے اجرام کو دیکھتا ہوں اور ان کی عظمت اور عجائبات پر غور کرتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ صرف ارادہ الٰہی سے اور اس کے اشارہ سے ہی سب کچھ ہوگیا تو میری روح بے اختیار بول اٹھتی ہے کہ اے ہمارے قادر خدا تو کیا ہی بزرگ قدرتوں والا ہے۔ تیرے کام کیسے عجیب اور وراء العقل ہیں۔ نادان ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ جو تیری قدرتوں سے انکار کرے اور احمق ہے وہ تیری نسبت یہ اعتراض پیش کرے کہ اس نے ان چیزوں کو کس مادہ سے بنایا۔ (ص58 حاشیہ)

ہم نے صدہا امور اپنی آنکھوں سے ایسے خارق عادت دیکھے ہیں کہ اگر ہم بعد اس کے گواہی نہ دیں کہ درحقیقت ہمارا خدا قادر مطلق ہے اور کسی مادہ کا محتاج نہیں تو ہم سخت گنہگار ہوں گے۔ (ص59 حاشیہ)

ہمارا ذاتی تجربہ ہمارے ہاتھ میں ہے کہ قریباً ہر روز خدا تعالیٰ ہم سے کلام کرتا ہے اور اپنے اسرار غیب اور علوم معرفت سے مطلع فرماتا ہے۔ (ص63)

پاک دل تو وہ ہوتے ہیں جن کی آنکھوں کے آگے ہر وقت خدا رہتا ہے اور نہ صرف ایک موت ان کو یاد ہوتی ہے بلکہ وہ ہر وقت عظمت الٰہی کے اثر سے مرتے رہتے ہیں۔ (ص66)

## ترقیات سے نئی نئی روح پھونکنا

پس اس طرح جب میں نے خدا پر توکل کی تو خدا نے مجھے ان خبیث چیزوں (شراب وغیرہ بحالت بیماری) کا محتاج نہیں کیا اور بار ہا جب مجھے غلبہ مرض کا ہوا تو خدا نے فرمایا کہ دیکھ میں نے تجھے شفا دے دی۔ تب اسی وقت مجھے آرام ہو گیا۔ انہی باتوں سے میں جانتا ہوں کہ ہمارا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ جھوٹے ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ نہ اس نے روح پیدا کی اور نہ ذرات اجسام۔ وہ خدا سے غافل ہیں۔ ہم ہر روز اس کی نئی پیدائش دیکھتے ہیں اور ترقیات سے نئی نئی روح وہ ہم میں پھونکتا ہے۔ اگر وہ نیست سے ہست کرنے والا نہ ہوتا تو ہم تو زندہ ہی مر جاتے۔ عجیب ہے وہ خدا جو ہمارا خدا ہے۔ کون ہے جو اس کی مانند ہے۔ اور عجیب ہیں اس کے کام۔ کون ہے جس کے کام اس کی مانند ہیں۔ وہ قادر مطلق ہے ہاں بعض وقت حکمت اس کی ایک کام کرنے سے اسے روکتی ہے۔ چنانچہ مثال کے طور پر ظاہر کرتا ہوں کہ مجھے دو مرض دامنگیر ہیں۔ ایک جسم کے اوپر کے حصہ میں کہ سر درد اور دوران سر اور دوران خون کم ہو کر ہاتھ پیر سرد ہو جانا۔ نبض کم ہو جانا۔ دوسرے جسم کے نیچے کے حصہ میں کہ پیشاب کثرت سے آنا اور اکثر دست آتے رہنا۔ یہ دونوں بیماریاں قریباً بیس برس سے ہیں۔ کبھی دعا سے ایسی رخصت ہو جاتی ہیں کہ گویا دور ہو گئیں مگر پھر شروع ہو جاتی ہیں۔ ایک دفعہ میں نے دعا کی کہ یہ بیماریاں بالکل دور کر دی جائیں۔ تو جواب ملا کہ ایسا نہیں ہو گا۔ تب میرے دل میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ڈالا گیا کہ مسیح موعود کے لئے یہ بھی ایک علامت ہے۔ (ص 67، ص 68)

## مذہب کی اصل غرض

واضح رہے کہ مذہب کے اختیار کرنے سے اصل غرض یہ ہے کہ تا وہ خدا جو سرچشمہ نجات کا ہے اس پر ایسا کامل یقین آ جائے کہ گویا اس کو آنکھ سے دیکھ لیا جائے۔ کیونکہ گناہ کی خبیث روح انسان کو ہلاک کرنا چاہتی ہے اور انسان گناہ کی مہلک زہر سے کسی طرح بچ نہیں سکتا جب تک اس کو اس کامل اور زندہ خدا پر پورا یقین نہ ہو ...... پس واضح ہو کہ یقین کے حاصل ہونے کی صرف ایک ہی راہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے مکالمہ کے ذریعہ سے اس کے خارق عادت نشان دیکھے اور بار بار کے تجربہ سے اس کی جبروت اور قدرت پر یقین کرے۔ یا ایسے شخص کی صحبت میں رہے جو اس درجہ تک پہنچ گیا۔

اب میں کہتا ہوں کہ یہ درجہ معرفت کا نہ کسی عیسائی صاحب کو نصیب ہے اور نہ کسی آریہ صاحب کو۔ اور ان کے ہاتھ میں محض قصے ہیں اور زندہ خدا کی زندہ تجلی کے نظارہ سے وہ سب بے نصیب ہیں۔ ہمارا زندہ حی و قیوم خدا ہم سے انسان کی طرح باتیں کرتا ہے۔ ہم ایک بات پوچھتے اور دعا کرتے ہیں تو وہ قدرت کے بھرے ہوئے الفاظ کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اگر یہ سلسلہ ہزار مرتبہ تک بھی جاری رہے تب بھی وہ جواب دینے سے اعراض نہیں کرتا۔ وہ اپنے کلام میں عجیب در عجیب غیب کی باتیں ظاہر کرتا ہے اور خارق عادت قدرتوں کے نظارے دکھلاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ یقین کرا دیتا ہے کہ وہ ہی ہے جس کو خدا کہنا چاہئے۔ دعائیں قبول کرتا ہے اور قبول کرنے کی اطلاع دیتا ہے۔ وہ بڑی بڑی مشکلات حل کرتا ہے اور جو مردوں کی طرح بیمار ہوں ان کو بھی کثرت دعا سے زندہ کر دیتا ہے اور یہ سب ارادے اپنے قبل از وقت اپنے کلام سے بتلا دیتا ہے۔ (ص 78، ص 79)

محمود احمد اشرف صاحب

# قرآن کریم۔ تمام صداقتوں کا سرچشمہ

کچھ عرصہ پہلے کی بات ہے کہ میرے ایک دوست نے جو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں مجھے ریڈرز ڈائجسٹ کا ایک شمارہ دیا جس میں "بہتر سوچ کے طریق" کے عنوان پر ایک مضمون تھا۔ میرے دوست نے مجھے یہ مضمون پڑھنے کے لئے کہا اور اس کی بے حد تعریف کی۔ بلاشبہ یہ ایک اچھا مضمون تھا۔ میں خود بھی ایسے مضامین اور کتب وغیرہ پڑھتا رہتا ہوں۔ تاہم میرے دوست نے جس انداز سے مجھے یہ مضمون پڑھنے کے لئے کہا اس سے لگتا تھا کہ وہ اس سے کچھ زیادہ ہی متاثر ہیں۔ لگتا تھا کہ ان کے نزدیک یہ نکات پہلی مرتبہ بیان ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے عرض کی کہ حکمت کی ہر بات مومن کی گم شدہ متاع ہے۔ لیکن موجودہ دور میں ضروری ہے کہ ایسے تمام مضامین پڑھ کر ہم اس یقین میں ترقی کریں کہ دراصل تمام صداقتیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔ لیکن اگر ہم نے یہ سمجھا کہ قرآن کریم محض مذہبی عقائد کا علم دیتا ہے اور دنیا میں کامیابی کے لئے دیگر علوم کا سرچشمہ کہیں اور ہے تو ہم دنیا کی فکری رہنمائی نہیں کر سکیں گے۔

خدا تعالیٰ نے جو انقلاب عظیم احمدیت کے ذریعے مقدر کر رکھا ہے اس کا ایک اہم ترین ماٹو یہ ہے کہ تمام صداقتوں کا سرچشمہ قرآن کریم ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود کے بابرکت وجود کے ذریعے ہم اس سرچشمے کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم یہ جانتے ہیں کہ دریاؤں اور ندی نالوں میں جو پانی ہے اس کا سرچشمہ وہ بلند پہاڑ ہیں جن پر آسمان سے یہ پانی نازل ہوا تھا۔

میرے دوست نے یہ سن کر کہا کہ آؤ ریڈرز ڈائجسٹ کے اس مضمون کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھتے ہیں کہ اس میں مذکور صداقتیں قرآن کریم میں کہاں کہاں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ ہم نے اکٹھے اس مضمون کا مطالعہ شروع کیا۔ ہماری جو گفتگو ہوئی اس کا خلاصہ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ مضمون کا عنوان تھا "بہتر سوچ کے طریق"۔ پہلا طریق یہ بیان کیا گیا تھا کہ مشاہدہ کرتے ہوئے اپنی نظر کو محدود نہ کریں ہم نظر کو کیسے محدود کر لیتے ہیں اس کی ایک مثال دیتے ہوئے مضمون نگار کہتا ہے کہ آپ کمرے میں چاروں طرف دیکھیں کہ سرخ رنگ کی کون کون سی چیزیں پڑی ہیں۔ اب آپ آنکھیں بند کر کے اپنے آپ سے یہ پوچھیں کہ سبز رنگ کی کتنی چیزیں پڑی ہیں۔ آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ آپ کو شاید ہی کوئی چیز سبز رنگ کی یاد آئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ سرخ رنگ پر توجہ نے آپ کی نظر کو سبز رنگ کی اشیاء دیکھنے سے محروم کر دیا۔ مضمون نگار کہتا ہے کہ ہم اکثر اس طرح اپنی نظر کو محدود کر لیتے ہیں۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ بلاشبہ یہ ایک سچی بات ہے۔ مضمون نگار نے انسانی نفسیات کے ایک پہلو کو عام فہم مثال دیکر عمدہ پیرائے میں بیان کیا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ارتکاز توجہ ایک رنگ میں نظر کو محدود کرنے کا وقتی باعث ہو سکتا ہے لیکن نظر محدود ہونے کی اور بہت سی وجوہات ہو سکتی ہیں۔ میرے نزدیک توجہ کو صرف اپنی خواہش پر مرکوز رکھنا نظر کو محدود کر دیتا ہے۔ اور دراصل دنیا میں اکثر لوگوں کی نظر اسی وجہ سے محدود اور مقید ہوتی ہے۔ اور قرآن کریم نے ایک سے زیادہ مرتبہ نفس کی خواہشات کی پیروی سے روکا ہے۔ اور نفس کی خواہشات کی پیروی کرنے والوں کو گمراہ قرار دیا ہے۔ دراصل یہ اصولی اور بنیادی بات ہے ورنہ ارتکاز توجہ سے تو سوچ گہری بھی ہوتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مضمون نگار ایک صداقت تک تو پہنچا ہے مگر یہ ایک جزوی صداقت ہے اصل اور کلی صداقت قرآن کریم نے ہی بیان فرمائی ہے۔ میں نے اپنے دوست سے کہا کہ یہ تو صرف ایک بات ہے قرآن کریم کی روشنی میں اس موضوع پر کتابیں لکھی جا سکتی ہیں۔

مضمون نگار نے بہتر سوچ کا ایک اور طریق یہ بیان کیا تھا کہ جب آپ کسی مسئلے پر غور کر رہے ہوں تو اس کے سارے پہلوؤں پر غور کریں مثلاً اگر آپ ایک نیا مکان خریدنا چاہتے ہیں تو مکان کا سائز، مالیت، حالت وغیرہ پر تو آپ کا ذہن لازماً غور کرے گا مگر بہت سی ایسی باتیں ہیں جو آپ کی نظر سے اوجھل رہ سکتی ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہاں ٹی وی کی Reception کیسی ہے۔ مکان نشیبی علاقہ میں تو نہیں کہ جہاں سے پانی کا نکاس مشکل ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔ میرے دوست نے پوچھا کہ اب بتائیں کہ سارے پہلوؤں پر غور کرنے کی تعلیم قرآن کریم نے کہاں دی ہے۔ میں نے کہا کہ قرآن کریم سے آپ کے اس سوال کے کئی جواب تلاش کئے جا سکتے ہیں۔ لیکن میں اس وقت صرف یہ عرض کروں گا کہ قرآن کریم نے نہ صرف یہ تعلیم دی ہے بلکہ اس پر عمل درآمد کو بھی یقینی بنانے کی ہدایت کی ہے۔ سارے پہلوؤں پر غور نہ کر سکنے کی ایک سب سے بڑی وجہ انسان کے اندر جلد بازی کی عادت ہے۔ قرآن کریم نے سب سے پہلے انسان کو اس کی اس فطرتی کمزوری کا شعوری احساس دلایا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ انسان کے اندر جلد بازی کا مادہ ہے۔ پھر واضح الفاظ میں فرمایا کہ جلد بازی نہ کرو۔ اب اگر ایک انسان زندگی کے عام معمولات میں جلد بازی سے بچنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ پیاس لگی ہو تو بھی کوشش کرتا ہے کہ پانی کا گلاس تین سانسوں میں ختم کرے تو کیا وہ اہم معاملات طے کرتے ہوئے جلد بازی کا مظاہرہ کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ تقویٰ کے معنی ہی پوری احتیاط کے ساتھ بچ کر چلنے کے ہیں۔

بہتر سوچ کا ایک اور طریق بیان کرتے ہوئے مضمون نگار نے لکھا تھا کہ انسان اور جانور میں ایک فرق یہ ہے کہ جانور اپنے کام کے نتیجے کا تصور کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا۔ لیکن انسان اپنے ذہن میں نتائج کی ایک خیالی تصویر بنا سکتا ہے۔ پس بہتر سوچ کے لئے ایک طریق یہ ہے کہ نتائج کا تصور کیا جائے کہ وہ کیا ہونگے۔ مضمون نگار اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کی وفات کے بعد بڑی عمر میں دوسری شادی کی جس کے نتیجے میں اس کے پہلے بچے نظر انداز ہوئے۔ وہ خود مالی مسائل کا شکار ہوا۔ دوسری بیوی کے بچے چھوٹے تھے کہ وہ بیماری کے باعث معذور ہو کر رہ گیا۔ اب اگر ان متوقع نتائج پر پہلے سے غور کر لیا جاتا تو آج حالات یہ نہ ہوتے۔ پس بہتر طریق فکر کیلئے ضروری ہے کہ نتائج کا تصور پہلے کر لیا جائے۔ قرآن کریم نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ یہ دیکھے کہ اس نے کل کے لئے آگے کیا بھیجا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ یہ ایک بہت زیادہ پر حکمت اور کامل صداقت ہے۔ اس میں نتائج پر غور کرنا ہی شامل نہیں بلکہ مستقبل کی تمام منصوبہ بندی کی ہدایت بھی موجود ہے۔

بہتر سوچ کا ایک اور طریق یہ بیان کیا گیا تھا کہ ایک مسئلے کو حل کرنے کے لئے یا کسی کام کو کرنے کے لئے بہت سے مختلف متبادل راستوں کو اختیار کیا جائے۔ ایک ہی زاویہ نظر کا اسیر نہ بنا جائے۔ میرے دوست نے پوچھا کہ کیا اس کے متعلق بھی کوئی اصولی تعلیم قرآن کریم میں موجود ہے۔ میں نے کہا کہ میرے ذہن میں تو یہ بات بالکل واضح ہے۔ خدا تعالیٰ کی مختلف صفات اگر علمی اور عملی طور پر سمجھ لی جائیں اور انسان ان کو یاد کرتا رہے اور قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق ان صفات الہیہ کا رنگ اختیار کرتا رہے تو وہ کبھی بھی لکیر کا فقیر نہیں ہو سکتا۔ اس کا ذہن کشادہ اور کئی راہوں پر چلنے کی صلاحیت رکھتا ہوگا۔ یہ ٹھیک ہے کہ قرآن پڑھنے والے بہت سے لوگ آج بھی لکیر کے فقیر ہیں مگر یہ تو ان کی اپنی کوتاہ نظری ہے قرآن کا کوئی قصور نہیں ہے۔

صرف یہی مضمون نہیں بلکہ تمام علوم کا مطالعہ ہمارے مذہبی فرائض کا حصہ ہے۔

باقی صفحہ 6 پر

قسط اول

ماخوذ

ملکہ نے کہا: جب بادشاہ کسی بستی میں داخل ہوتے ہیں تو اس میں فساد برپا کر دیتے ہیں اور اس کے باشندوں میں سے معزز لوگوں کو ذلیل کر دیتے ہیں (سورة النمل 39)

# قرآن کریم کی ابدی صداقت کی گواہی مشہور جنگوں کے تناظر میں

## گزشتہ دو صدیوں میں مفتوح اقوام کے ساتھ ظالمانہ معاہدوں اور سمجھوتوں کا جائزہ

### معاہدہ بداجوز

جون 1801ء میں ہونے والا یہ معاہدہ بداجوز Treaty of Badajoz انیسویں صدی کا پہلا معاہدہ امن تھا، فرانس، اسپین اور پرتگال کے مابین ہونے والی جنگ، جنگ نارنگی (وار آف اورنجیز) کے اختتام پر ہوا۔ یہ جنگ درحقیقت اس تنازعہ سے شروع ہوئی تھی کہ فرانس کا حکمران، نپولین اپنے توسیع پسندانہ تجارتی مفادات کی تکمیل کی غرض سے پرتگال کی بندرگاہوں پر تصرف حاصل کرنا چاہتا تھا، لیکن پرتگالی حکمران اسے یہ مراعات دینے کو تیار نہیں تھے۔ چنانچہ وسط اپریل میں گھمسان کا رن پڑا۔ نتیجہ پرتگال کی شکست اور فرانس و اسپین کی فتح کی صورت میں سامنے آیا۔ چنانچہ جون 1801ء کے اواخر میں نام نہاد معاہدہ امن فریقین کے مابین طے پایا بلکہ فاتحین نے یہ معاہدہ پرتگال پر تھوپا، کیونکہ یہ پانچ نکاتی معاہدہ پرتگالی مندوب کی غیر موجودگی میں تیار کیا گیا تھا اور پرتگال کے وزیر خارجہ سے اس پر جبراً دستخط لئے گئے۔ اس شکستہ حالت میں پرتگال کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

معاہدے کی شرائط اور نکات یہ تھے۔

(الف) امن صرف اس صورت میں ممکن ہے کہ پرتگال اپنی تمام بندرگاہیں فرانس کو بلا معاوضہ استعمال کے لئے دے دے، تاہم کچھ عرصے بعد فرانس اپنی مرضی سے معقول معاوضہ دینے کے بارے میں غور کرے گا۔

(ب) پرتگالی بندرگاہ پر کوئی برطانوی بحری جہاز نہیں ٹھہرے گا۔

(ج) پرتگال بطور تاوان فرانس کو 9 ملین فرانک تین سال کے اندر اندر دینے کا پابند ہوگا۔

(د) پرتگال، اسپین کو اپنا علاقہ Olivenza دینے کا پابند ہوگا۔ جب کہ برازیل کے کچھ حصے، جن پر پرتگال کا استحقاق ہے، وہ فرانس کے حوالے کرے گا۔

(ہ) جنگ میں ہاتھ آنے والے بیس ہزار پرتگالی فوجیوں اور باشندوں سے فرانس اور اسپین اپنے زرعی امور کے کام لیں گے۔

یہ ایک سیاہ معاہدہ تھا جس میں ہارنے والی قوم کو مزید تنزلی کی جانب دھکیلا گیا۔ پرتگال جیسی حکومت سے من مانی کرنے کے بعد نپولین کی ایسی ہمت افزائی ہوئی کہ کچھ ہی عرصے میں اس نے اپنے توسیع پسندانہ عزائم کے تحت ہند چینی، میکسیکو، ارجنٹائن اور جرمنی تک سے خوں ریز جنگیں کیں۔

### معاہدہ نان کنگ

29 اگست 1842ء میں ہونے والا معاہدہ نان کنگ پہلی جنگ افیون کے اختتام پر ہوا، جو چین اور برطانیہ کے مابین لڑی گئی اور برطانیہ کو اپنی بحری اور بری قوت کی بنا پر اس میں فتح حاصل ہوئی۔ جنگ کے بعد ہونے والے اس معاہدے میں طے پایا کہ چین، برطانیہ کو نہ صرف بھاری تاوان ادا کرے گا بلکہ معاہدے کے تحت چینی علاقہ ہانگ کانگ جبراً برطانوی عمل داری میں چلا جائے گا۔ اس کے علاوہ برطانیہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ بلا معاوضہ تمام چینی بندرگاہیں استعمال کر سکتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت چین میں غیر ملکیوں کو خصوصی حقوق حاصل ہوئے۔ معاہدے نے تنازعات اور اختلافات ختم کرنے کی بجائے انہیں بڑھا دیا۔ اب کشیدگی چین میں برطانوی تاجروں کی افیون کی تجارت کے حوالے سے نہیں تھی بلکہ علاقے کے حصول اور بندرگاہ سے حاصل ہونے والے محاصل کے حوالے سے بھی تھی۔ چنانچہ 1860ء میں فریقین کے مابین دوسری جنگ افیون لڑی گئی اور جنگ کے بعد پیکنگ کنونشن کے تحت کولون کے جزیرہ نما اور دیگر چینی جزائر پر بھی برطانوی استحقاق قائم ہو گیا۔ 1898ء میں برطانیہ نے چین کے ساتھ 99 سالہ معاہدہ کیا جس کے تحت تمام مقبوضات پر برطانیہ کو مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا۔ 30 جون 1997ء کو چین کو اس جابرانہ اور جبری معاہدے سے آزادی نصیب ہوئی اور ہانگ کانگ چین کو واپس مل گیا۔

### معاہدہ گڈالوپ

اپریل 1846ء سے فروری 1848ء تک جاری رہنے والی دریائے ریوگرینڈ کی Rio-Grande پر استحقاق اور ریاست ٹیکساس کے 29 دسمبر 1845ء میں امریکہ سے الحاق کے حوالے سے شروع ہونے والی امریکہ اور میکسیکو کی جنگ کا اختتام بھی ایک شرمناک معاہدہ امن پر ہوا۔ جسے خود امریکی تاریخ داں اپنے قومی وقار پر بدنما داغ (The Foulest Blot on Our American National Honor) تصور کرتے ہیں۔ لاکھوں نفوس کے پیوند خاک ہو جانے کے بعد 7 ستمبر 1847ء سے جاری مذاکرات کے نتیجے میں 2 فروری 1848ء کو معاہدہ گڈالوپ ہیڈالگ (Treaty of Guadalupe-Hidalge) طے پایا، جو بائیس دفعات پر مشتمل تھا۔ اس کی شرائط کچھ یوں تھیں:-

(الف) میکسیکو دریائے ریوگرینڈی اور اس کے جنوب مشرقی سرحدوں پر، جو ٹیکساس سے جا ملتی ہیں، امریکہ کا استحقاق تسلیم کرتا ہے۔

(ب) کیلی فورنیا اور نیومیکسیکو سٹی پر امریکہ کا قبضہ تسلیم کیا گیا۔

(ج) تیرہ لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط میکسیکو کے بحرالکاہل سے ملحق علاقے اور جزائر امریکہ کو مل جائیں گے۔ جن کے عوض امریکہ 1.5 ملین ڈالر ادا کرے گا۔

(د) جنگ میں امریکی شہریوں کے نقصانات کے عوض تاوان جنگ کے صورت میں میکسیکو امریکہ کو سوا تین ملین ڈالر ادا کرے گا۔ اس کے علاوہ تاوان جنگ

### صلح کے ذریعہ جنگوں کی بنیاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے 24 جولائی 1988ء کو جلسہ سالانہ برطانیہ سے اختتامی خطاب میں فرمایا:-

پہلی جنگ عظیم کے بعد بڑی طاقتوں نے جس طرح سر جوڑے اور جس طرح مجرم قوموں کو جن کو وہ مجرم سمجھتے تھے سزا دی اور اس نیت سے سزا دی کہ ان کو کچل کر رکھ دیں۔ ان کے فیصلوں میں انصاف کے خلاف بہت باتیں موجود تھیں اور دوسری جنگ عظیم کی بنیاد اس صلح نے ڈال دی تھی جو پہلی جنگ عظیم کے بعد ہوئی۔ ان فیصلوں نے ڈال دی تھی جو پہلی جنگ عظیم کے بعد ہوئے۔ آپ مطالعہ کر کے دیکھ لیں۔ میں نے بڑے غور سے تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اور میں جانتا ہوں اور نشان دہی کر سکتا ہوں کہ کہاں کہاں انہوں نے ظلم سے کام لیا۔ قرآن کی تعلیم کی خلاف ورزی کی اور اس کے نتیجہ میں خود اگلی جنگ کے لئے بنیادیں استوار کر دیں۔ اور گزشتہ جنگ یعنی جنگ عظیم دوم میں جنگ کے رکنے کے بعد جو فیصلے کئے گئے ہیں ان میں آئندہ جنگ کے لئے بنیادیں قائم کر دی گئی ہیں۔ جرمن قوم کو تقسیم کر دیا گیا ہے جرمن قوم کو یہ کہہ کر تقسیم کیا گیا ہے کہ یہ ایک ایسی قوم ہے جس سے ہمیشہ خطرہ رہے گا جب بھی اس قوم کو سر اٹھانے کا موقعہ ملے گا۔ اس نے دوبارہ پھر پہلی باتوں کو دہرانا ہے۔ اور دوبارہ ہم سب کے لئے خطرہ بن جائے گی۔ اس لئے چرچل نے اور روزویلٹ نے اور سٹالن نے مل کر یہ فیصلہ کیا کہ اس کو اس طرح سے بیچ میں سے کاٹ دو اور اس طرح مخالف نظریات کے سپرد کر دو کہ جرمن قوم ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کے لئے خطرہ بنی رہے اس طرح جرمنی کی توجہ باہر کی قوموں کی طرف سے ہٹ جائے گی اور اگر کبھی یہ مواد پھوٹا تو ایک دوسرے کے خلاف پھوٹے گا۔ اس تفصیل سے تو یہ بحثیں موجود نہیں ہیں۔ لیکن آپ چرچل کی پانچ جلدوں میں لکھی گئی اس جنگ کی ہسٹری پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ بہت کھلی کھلی یہ بات وہاں موجود ہے کہ اس نیت سے یہ کیا گیا تھا۔ اور آپ دیکھ لیں گے کہ آئندہ یہی بات دنیا کے لئے الٹ پڑے گی۔

اس میں آئندہ جنگ کے لئے خطرات موجود ہیں۔ اور صرف یہ ہی ایک فیصلہ نہیں ایسے متعدد فیصلے موجود ہیں۔ جن کے نتیجہ میں آئندہ جنگ کی بنیادیں قائم کر دی گئی ہیں۔

(ضمیمہ ماہنامہ تحریک جدید اکتوبر 88ء ص 13)

میں سونے اور چاندی کی مالیتیں بھی رکھی گئی تھیں۔ جنگ اور اس کے بعد ہونے والے معاہدے کے نتیجے میں امریکہ کو خطے میں جغرافیائی اور معاشی برتری حاصل ہوئی۔ کئی نئی ریاستوں نے معاہدے کے فوراً بعد تحفظ کے پیش نظر امریکہ سے الحاق کر لیا۔

## معاہدہ فرینکفرٹ

21 مئی 1871ء کو ہونے والا معاہدہ فرینکفرٹ درحقیقت 19 جولائی 1870ء سے 10 مئی 1871ء تک جرمنی اور فرانس کے مابین جاری رہنے والی جنگ کے اختتام پر ہوا، جو الساس اور لورین کے متنازع علاقوں کے حوالے سے ہوئی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سترھویں اور اٹھارہویں صدی میں فرانس بجا طور پر یورپ کی ایک بڑی طاقت تھا، لیکن اس جنگ سے یورپ میں فرانسیسی زعم ختم ہوا اور ایک طاقت ور اور متحد جرمنی وجود میں آیا۔ جرمنی کی فتح کے بعد معاہدہ امن ہوا جس پر جرمنی کی طرف سے بسمارک اور فرانس کی جانب سے نپولین نے مہر تصدیق ثبت کی۔ اس معاہدے کی شرائط کے تحت ہاری ہوئی قوم فرانس نے الساس اور لورین کے علاقے جرمنی کے حوالے کئے۔ فرانس، جرمنی کو تین سال کے اندر اندر پانچ بلین فرانک دینے کا پابند ٹھہرا۔ جنگی قیدیوں کے حصول کے لئے نپولین نے تاوان بھی دیا۔ جرمنی کے چانسلر بسمارک کا کہنا تھا کہ یہ سب اقدامات اس لئے کئے گئے تھے کہ فرانس آئندہ جرمنی پر حملہ نہ کرے۔ لیکن وہ بھول گیا تھا کہ کم زور کو دبا کر عارضی طور پر تو فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں لیکن یہ سوچنا کہ اس سے مستقل مفادات کا حصول ممکن ہے، یہ دیوانے کے خواب کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ بہرکیف اس جنگ اور اس کے بعد ہونے والے معاہدہ فرینکفرٹ کے نتیجے میں جرمن قوم میں جذبہ قومیت اور نسلی برتری کے رجحانات مزید پنپنے اور جذبہ قومیت کے تحت حصول زمین کے نظریات نے جنم لیا۔

## ترک، یونان معاہدہ

4 دسمبر 1897ء کو ہونے والا ترک۔ یونان امن معاہدہ سلطنت عثمانیہ کی تقسیم کے سلسلے کی پہلی کڑی ثابت ہوا، جو سلطنت عثمانیہ اور یونان کے مابین لڑی جانے والی تیس روزہ جنگ کا منطقی انجام تھا۔ جنگ کا پس منظر قبرص کے علاقے کے حوالے سے تھا جو سلطنت عثمانیہ کے زیر کفالت تھا، لیکن یونان نے مقامی باشندوں کو اکسایا کہ وہ مکمل طور پر یونان سے الحاق کر لیں، چنانچہ اختلافات نے طول پکڑا اور جنگ شروع ہوئی۔ جس کا نتیجہ یونان کی شکست کی صورت میں سامنے آیا۔ جنگ کے بعد امن معاہدہ برطانوی ثالثی کے تحت عمل میں آیا۔ یہ پہلا موقع تھا جب جنگ میں ہاری ہوئی قوم کو مراعات سے نوازا گیا۔ شاید اس کی وجہ مذہبی عصبیت تھی جو صلیبی جنگوں کے دور سے سلطنت عثمانیہ یا مسلمانوں کے خلاف تھی۔ الغرض معاہدے کے تحت یونان نے معمولی تاوان جنگ تو سلطنت عثمانیہ کو ادا کیا لیکن یورپی قوتوں کی سازش اور خصوصاً یونان سے برطانیہ کی مذہبی و معاشی ہم آہنگی اور مفادات کے باعث پہلے وجہ نزع یعنی قبرص کے علاقے کو سلطنت عثمانیہ سے لے کر بین الاقوامی انتدابی علاقہ قرار دیا گیا اور بعد میں نام نہاد استصواب کے بعد شاہ یونان کے بیٹے شہزادہ جارج کو وہاں کا عارضی حکمران بنا دیا گیا۔ بعد ازاں 1913 میں "معاہدہ لندن" (جو پہلی بلقانی جنگ کے بعد ہوا تھا) کے تحت اس علاقے کو یونان کا جزو لاینفک بنا دیا گیا۔

## اسپین، امریکہ معاہدہ

12 اگست 1898ء کو ہونے والا معاہدہ امن درحقیقت اسپین اور امریکا کے مابین لڑی جانے والی جنگ کا اظہاریہ تھا۔ وہ جنگ جو اسپین کے خلاف کیوبا کی تحریک آزادی کی اعلانیہ حمایت کا پیش خیمہ تھی۔ 24 اپریل 1898ء کو جنگ شروع ہوئی۔ دیکھتے ہی دیکھتے امریکہ، اسپین پر حاوی ہو گیا اور اسپین کو اپنی شرائط کے میدان میں لے آیا۔

معاہدہ کی اہم دفعات یہ تھیں۔

(الف) ویسٹ انڈیز کے تمام جزیرے، کیریبین کے کچھ علاقے (جو بعد میں بنانا اسٹیٹ یا امریکی طفیلی ریاستیں کہلائیں) اور پورٹوریکو کے جزائر، امریکہ کو دے گا۔

(ب) امریکہ کو خلیج منیلا اور بندرگاہ پر اس وقت تک قبضہ حاصل رہے گا جب تک فلپائن کی حکومت سے کوئی معاہدہ نہیں ہو جاتا، یعنی معاہدے سے قبل تک فلپائن پر نیم خود مختار حکومت قائم رہے گی، جس کا اقتدار اعلیٰ امریکہ کو حاصل ہو گا (حالانکہ اگر تاریخی حقائق کا جائزہ لیا جائے تو فلپائن، اسپین کا حصہ تھا بلکہ فلپائن کا تو نام بھی دراصل اسپین کے بادشاہ فلپ دوم کے نام سے رکھا گیا تھا)

معاہدہ امن واشنگٹن میں طے پایا۔

## معاہدہ پورٹ اسمائتھ

8 فروری 1904ء کو کوریا اور منچوریا پر استحقاق کے تنازعہ سے شروع ہونے والی روس اور جاپان کی جنگ کا اختتام جاپان کی فتح اور روس کی شکست کی صورت میں سامنے آیا۔

5 ستمبر 1905ء کو زار روس اور جاپان کے میجی بادشاہ نے معاہدہ پورٹ اسمائتھ پر دستخط کئے جو امریکی صدر تھیوڈور روز ویلٹ کی شبانہ روز کاوشوں کا نتیجہ تھا۔ ہر چند کہ اس معاہدہ امن سے جنگ بندی ہوئی لیکن جاپان نے جنگ کے تمام مقاصد حاصل کر لئے تھے جن میں منچوریا سے روسیوں کا اخراج بھی شامل تھا۔

معاہدے کی شقوں کے مطابق جزیرہ نما لیاؤ تنگ اور بندرگاہ آرتھر پر جاپان کا استحقاق تسلیم کر لیا گیا۔ معاہدے کے تحت روس نے کوریا میں جاپان کے سیاسی، فوجی اور معاشی مفادات کو تسلیم کیا اور روس نے اس بات کی ضمانت دی کہ وہ کوریا میں جاپان کے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا۔ یہی نہیں بلکہ جنوبی منچوریا کے کچھ علاقے اور جزیرہ سخالین کے نصف حصے پر بھی جاپان کا استحقاق قائم ہوا۔ اس معاہدے کے اثرات روس کے اندر اس طرح ظاہر ہوئے کہ روسیوں کے دل میں زار روس کے لئے نفرت کے جذبات بڑھتے چلے گئے اور بحران اتنا شدت اختیار کر گیا کہ عوام سرکاری اہل کاروں اور جاگیرداروں پر حملے کرنے لگے۔ بالآخر ایک وقت ایسا آیا کہ روسی عوام نے زار بادشاہت کا خاتمہ نہایت عبرت ناک طریقے سے کیا۔ معاہدے میں من مانی کرنے کے باعث جاپان میں استعماری رجحانات کو تقویت حاصل ہوئی۔ اس سے قطع نظر کہ 1912ء میں جاپان میں میجی بادشاہت ختم ہو چکی تھی، لیکن بعد میں آنے والے لوگوں نے بھی توسیع پسندی کے مظاہرے جاری رکھے، جو بعد میں چین پر جاپان کے حملے اور جنگ عظیم دوم کی صورت میں واضح ہوئے۔

## معاہدہ امرتسر

1819ء تک کشمیر پر مسلمانوں کی حکومت رہی۔ بعد ازاں یہ علاقہ سکھوں کے تسلط میں چلا گیا۔ سکھوں اور ایسٹ انڈیا کمپنی کی جنگ 1845ء۔1846ء کے نتیجے میں کشمیر کو تاوان جنگ کے طور پر انگریزوں کے حوالے کر دیا گیا۔ ایسٹ انڈیا کمپنی نے 16 مارچ 1846ء کو معاہدہ امرتسر کے تحت کشمیر کو اپنی فوج کے ایک ہندو ڈوگرہ افسر مہاراجا گلاب سنگھ کے ہاتھوں 75 لاکھ روپے (نانک شاہی سکہ رائج الوقت) کے عوض فروخت کر دیا تھا واضح رہے کہ گلاب سنگھ اور اس کے ساتھی ڈوگروں نے جنگ میں سکھوں کے خلاف انگریزوں کی مدد کی تھی۔

معاہدے کے تحت ڈوگرہ خاندان پر یہ شرط عائد کی گئی تھی کہ وہ تاج برطانیہ کی مرضی کے بغیر کشمیر کی سرحدوں میں تغیر نہیں کر سکے گا۔ ایک عرصے تک ڈوگرہ حکمران کشمیر پر حکمرانی کرتے رہے بالآخر تقسیم ہند کے وقت ڈوگرہ خاندان، بھارت اور برطانیہ نے ایسی پالیسی اختیار کی، جس کی وجہ سے کشمیری عوام آج تک ظلم و ستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔

## یونان، سلطنت عثمانیہ معاہدہ

پہلی بلقانی جنگ صحیح معنوں میں اظہاریہ تھی یورپ کی سلطنت عثمانیہ کے خلاف صف آرائی کا۔ تیس روزہ جنگ (جو یونان اور سلطنت عثمانیہ کے درمیان ہوئی) کے دوران اور اس کے بعد سے یورپ کے جزائر سے افریقہ کے جنگلات تک پھیلی ہوئی سلطنت عثمانیہ سکڑنا شروع ہوئی۔

جنگ کے اختتام پر ان کی مرضی اور خواہشات کے تابع معاہدہ امن طویل گفت و شنید اور مذاکرات کے بعد 30 مئی 1913ء کو لندن میں ہوا۔ (بلقانی اتحاد کے عدم اتفاق کے باعث شرائط میں رد و بدل ہوتا رہا لیکن بالآخر معاہدے کی شرائط طے کر لی گئی تھیں) معاہدے کے تحت:

(الف) سلطنت عثمانیہ کو مقدونیہ اور البانیہ کے علاقوں سے دست بردار ہونا پڑا۔ (بلقانی اتحاد نے البانیہ کی آزادی تسلیم کر لی جب کہ مقدونیہ میں چوں کہ مسلم آبادی اکثریت میں تھی لہٰذا اسے اتحادیوں نے آپس میں تقسیم کر لیا)

(ب) معاہدے کے تحت سلطنت عثمانیہ بلقانی اتحاد کو یورپ میں دریائے مرتزا سے بحر ایجین اور اس کے بعد بحر سیاہ (بحر اسود) تک کا علاقہ دینے کی پابند ہوئی۔

(ج) البانیہ کا اسٹیٹس اور سرحدوں کا تعین اتحاد خود کرے گا۔

(د) ترکی کے سلطان کریٹ کے علاقے کے تمام حقوق اتحادیوں کو دے کر اس علاقے سے دست کش ہو جائیں گے۔

(ح) بلقانی اتحاد کو اختیار ہو گا کہ وہ بحر ایجین کے جزائر کی قسمت کا فیصلہ اپنے تئیں کرے۔

(و) ماؤنٹ ایتھوز پر اتحاد کا قبضہ ہو گا۔ تاہم اس کے حصے بخرے کرنے یا کسی فریق کو مکمل استحقاق دینے کا فیصلہ اتحاد باہمی صلاح مشورے سے کرے گا۔

اس معاہدے کی تمام جہتیں اور سب ہی زاویے سراسر سلطنت عثمانیہ کو کم زور کرنے کی غمازی کرتے تھے۔

## سلطنت عثمانیہ کے بارے میں امن معاہدات

انیسویں صدی کو گزرے ایک عشرہ ہی گزرا تھا کہ بلقانی جنگیں شروع ہو گئیں۔ ان جنگوں کے شعلے ابھی پوری طرح سرد نہیں ہوئے تھے کہ امن معاہدات کے نام پر سلطنت عثمانیہ کے حصے بخرے کر دیے گئے۔ نئی جغرافیائی سرحدوں کو ذہن ابھی پوری طرح تسلیم بھی نہ کر پائے تھے کہ چشم فلک نے ایک مرتبہ پھر دنیا کو آگ اور خون کے سمندر میں ڈوبتے دیکھا۔ انسانوں کے قتل اور ظلم و ستم کے ایسے مظاہرے کئے گئے کہ تاریخ دہشت زدہ ہو گئی اور آسمان نے خون کے آنسو بہائے۔ اجتماعی تنازعات کے نتیجے میں اتحادیوں (جن میں برطانیہ، فرانس، سربیا، روس اور جاپان شامل تھے اور بعد میں 1917ء میں امریکا بھی شامل ہوا) اور محوری قوتوں (آسٹریا، ہنگری، جرمنی، بلغاریہ اور ترکی) کے درمیان 28 جولائی 1914ء کو پہلی جنگ عظیم کا آغاز ہوا۔ اکیاون ماہ تک جاری رہنے والی اس جنگ عظیم کا اختتام اتحادیوں کی فتح اور محوری طاقتوں کی امریکی صدر وڈرو ولسن کے چودہ نکات کو مانتے ہوئے ہتھیار ڈال کر شکست کی صورت میں ہوا۔

بقیہ صفحہ

پس ہمیں قرآن پر تدبر کرتے ہوئے اس یقین کامل پر قائم ہونے کی پوری کوشش کرنی چاہئے کہ کوئی صداقت ایسی نہیں ہے جو اصولی طور پر قرآن کریم نے بیان نہ کر دی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی طور پر قرآن کریم کا علم عطا فرمائے۔

# اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

## سانحہ ارتحال

مکرم محمد حسین مختار صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی کی والدہ مکرمہ نور بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مختار احمد صاحب مرحوم اورنگی ٹاؤن کراچی بعمر تقریباً سو سال مورخہ 4۔اگست 2003ء کو وفات پا گئیں۔ دوسرے دن مکرم حکیم محمد یعقوب صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور تدفین کے بعد مکرم عبدالستار بٹ صاحب زعیم اعلیٰ انصاراللہ اورنگی ٹاؤن نے دعا کروائی۔ آپ نے لمبا عرصہ گوئی آزاد کشمیر میں گزارا۔ اور سینکڑوں بچوں کو ناظرہ قرآن پڑھایا۔ اپنی یادگار تین بیٹیاں اور دو بیٹے اور ان کی اولاد چھوڑی ہے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور اولاد کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

## تربیتی پروگرام

مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے مختلف حلقہ جات میں ہونے والے سالانہ سہ روزہ تربیتی پروگرام کی مختصر رپورٹ بغرض ریکارڈ تحریر ہے:۔

☆ طاہر آباد الف 14 مئی مہمان مکرم راجہ منیر احمد خان نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن حاضری 250۔

☆ ناصر آباد شرقی 31 مئی مہمان لئیق احمد عابد صاحب ایڈیشنل وکیل المال اول حاضری 84۔

☆ دارالرحمت شرقی راجیکی 2 تا 4 جون 2003ء اختتامی تقریب 16 جون مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل حاضری 150 رہی۔

☆ دارالفضل شرقی 10 تا 12 ستمبر مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر انصاراللہ صف دوم حاضری 262۔

☆ گولبازار مہدی 10 تا 12 ستمبر مہمان خصوصی مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب مدیر الفضل حاضری 30۔

☆ ناصر ہوسٹل 11 تا 13 ستمبر مہمان خصوصی مکرم مظہر اقبال صاحب ناظم ارشاد وقف جدید حاضری 165۔

☆ دارالصدر غربی لطیف 19 تا 21 ستمبر مہمان خصوصی مکرم محمد محمود طاہر صاحب نائب ایڈیٹر الفضل حاضری 110۔

☆ نصرت آباد 7 تا 9 جون مہمان خصوصی مکرم حافظ راشد جاوید صاحب مہتمم مقامی حاضری 85۔

☆ دارالنصر شرقی 26 تا 28 جون مہمان ڈاکٹر عبدالخالق خالد صاحب نائب صدر انصاراللہ حاضری 302۔

☆ دارالرحمٰن کالونی 29 جون مہمان خصوصی مکرم عبدالسمیع خان صاحب ایڈیٹر الفضل حاضری 235۔

## ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم خواجہ محمد اسلم صاحب سیکرٹری وقف نو ضلع گوجرانوالہ کو مورخہ 16 ستمبر 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا نام "اسماعیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب گرمولہورکاں کا پوتا اور مکرم محمد اشرف صاحب ضیاء مربی سلسلہ بلغاریہ کا بھتیجا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک خادم دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔

## سانحہ ارتحال

مکرم حکیم طارق محمود صاحب صدر جماعت رتیاں چک 5 ضلع شیخوپورہ کی والدہ مکرمہ فردوس بی بی صاحبہ یکم اکتوبر 2003ء بروز بدھ انتقال کر گئیں۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے یادگار ایک بیٹی اور دو بیٹے چھوڑے ہیں۔ اسی دن نماز عصر کے بعد مکرم سعادت منیر صاحب مربی سلسلہ حلقہ سانگلہ ہل نے نماز جنازہ رتیاں چک 5 میں پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم امان اللہ صاحب بلوچ معلم مڑھ بلوچاں نے دعا کروائی۔ مولیٰ کریم مرحومہ کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کوٹھی موراں والی ڈسکہ کلاں بوجہ برین ہیمبرج مورخہ 4۔اکتوبر 2003ء بعمر 75 سال شیخ زید ہسپتال لاہور میں انتقال کر گئی ہیں۔ آپ چوہدری نذیر احمد صاحب وینس مرحوم ڈسکہ کلاں کی بہو تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ اگلے روز بعد از نماز عصر مکرم فہیم احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم محمد صدیق صاحب امیر حلقہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ کی مغفرت، بلندی درجات اور لواحقین کو صبر جمیل عطا ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

## درخواست دعا

مکرمہ خالدہ کریم صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مرزا احمد کریم صاحب جی نائن اسلام آباد سرطان کی وجہ سے دو سال سے زیر علاج ہیں۔ شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

مکرم رانا مبین کاشف خاں صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن کا مورخہ 8۔اکتوبر کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنڈکس کا آپریشن ہوا ہے جلد اور مکمل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

# عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

### بھارت۔ اسرائیل اور روس میں معاہدہ

بھارت نے اسرائیل اور روس کے ساتھ ایک معاہدہ پر دستخط کئے ہیں جس کے تحت بھارت کو فالکن ریڈار سسٹم مہیا کیا جائے گا۔ یہ ریڈار سسٹم اسرائیلی ساختہ ہے جس کو روس کے "الیوشن" نامی ٹرانسپورٹ طیاروں پر فٹ کیا جائے گا جو بھارت روس سے خریدے گا۔

### اسرائیلی فوج کے میزائلوں سے حملے

اسرائیلی فوج ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں سمیت فلسطینی علاقوں میں داخل ہوگئی اس موقع پر جھڑپوں میں 12 سالہ بچے اور خاتون سمیت 7 فلسطینی جاں بحق اور 28 زخمی ہو گئے۔ اسرائیلی فوجی انجینئر اور سراغ رساں کتے ان سرنگوں کو تلاش کر رہے ہیں جہاں سے فلسطینیوں کو ہتھیار سپلائی کئے جاتے ہیں۔

### امن کا نوبل انعام

ایران کی وکیل وانسانی حقوق کی کارکن اور لیکچرار شیریں عبادی کو 2003ء کے امن کے نوبل انعام سے نوازا گیا ہے۔ امن کا نوبل انعام حاصل کرنے والی یہ پہلی مسلمان خاتون ہیں۔ پاپائے روم جان پال دوم جو خود بھی امن کے نوبل انعام کے امیدوار تھے نے یہ انعام حاصل کرنے پر شیریں عبادی کو مبارکباد دی ہے۔ پولینڈ کے صدر نے اس پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ یہ انعام پوپ جان پال کو دیا جانا چاہئے تھا۔ شیریں عبادی نے انعام حاصل کرنے کے بعد کہا کہ مسلمان ہوں اور مسلمان ہوتے ہوئے بھی جمہوریت کی حمایت کی جا سکتی ہیں بی بی سی کے مطابق 56 سالہ شیریں عبادی ملک کی پہلی خاتون جج تھیں تاہم 1979 میں اسلامی انقلاب کے بعد ان کو مستعفی ہونا پڑا۔ بعد ازاں 2000ء میں جیل بھی جانا پڑا۔ 5 رکنی نوبل کمیٹی کے مطابق انہیں انسانی حقوق اور جمہوریت کیلئے خدمات کے اعزاز کے طور پر یہ انعام دیا گیا ہے۔ انعام دیئے جانے کی تقریب 10 دسمبر کو اوسلو میں ہوگی۔

### سلامتی کونسل کا اجلاس بلانے کا مطالبہ

عرب ممالک نے اسرائیلی باڑ کے خلاف سلامتی کونسل کا فوری اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے مذکورہ اوپن اجلاس میں باڑ کی تعمیر پر بحث کرنے اور اس کو غیر قانونی قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں شامی سفیر نے سلامتی کونسل کو خط دے دیا ہے۔

### مغرب اسلام کے بارے میں دوہرا معیار ختم کرے

ملائیشیا کے وزیراعظم ڈاکٹر مہاتیر محمد نے کہا ہے کہ اسلام کے بارے میں مغرب نے دوہرا معیار اپنا رکھا ہے جو ختم ہونا چاہئے۔ مغرب مسلمانوں کو دہشت گرد کے نام سے یاد کرتا ہے۔ دوسری طرف تہذیبوں کے نام پر مسلمانوں کے خلاف ایک مہم شروع کر دی گئی ہے برطانوی ٹی وی کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عراقی عوام کی مزاحمت سے ثابت ہوتا ہے کہ وہاں کے لوگ امریکیوں کو پسند نہیں کرتے۔ تشدد کے ذریعہ مسائل کا حل ممکن نہیں۔

### کوفی عنان کا دورہ بھارت ملتوی

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے بھارت اور سری لنکا کا دورہ ملتوی کر دیا ہے۔ انہوں نے 12 سے 14۔اکتوبر تک دورہ کرنا تھا۔

### یورپ میں میزائل شکن دفاعی نظام

امریکہ ایران کے ممکنہ حملہ کے خطرے سے یورپی ممالک کے دفاع کیلئے کئی یورپی ممالک میں میزائل شکن نظام نصب کرے گا۔ امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ ایران کے مصنوعی سیارہ خلا میں بھیجنے کے پروگرام پر امریکہ کو تشویش ہے۔

### سکم کو بھارت کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار

چین نے ہمالیائی ریاست سکم کو بھارت کا حصہ تسلیم کرنے سے انکار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سلسلے میں تاریخی حقائق کو مدنظر رکھنا چاہئے۔ سکم کے مسئلے کو بتدریج حل کیا جانا چاہئے تاہم تاریخی حقائق کے ساتھ ساتھ موجودہ حالات کو بھی دیکھنا ہوگا۔

### امریکی شہریوں کا فوجی عدالتوں سے استثنٰی

امریکہ نے دنیا کے 68 ممالک سے ایک سمجھوتہ کیا ہے جس کے تحت امریکی فوجیوں، اہلکاروں اور سویلین کو جنگی جرائم کا عالمی عدالت سے مستثنٰی قرار دیا جائے گا۔ یہ 68 ممالک انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور جنگی جرائم کے مرتکب ہونے کے باوجود کسی بھی امریکی فوجی اہلکار یا سویلین کو جنگی جرائم کی عالمی عدالت میں پیش نہیں کرینگے۔ امریکہ کے اس عمل کے خلاف قانونی تجزیہ نگاروں نے شدید غصے کا اظہار کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس مسئلے پر یورپی یونین میں بھی اختلافات پیدا ہوگئے ہیں۔

### جاپانی وزیراعظم نے پارلیمنٹ توڑ دی

جاپان کے وزیراعظم نے پارلیمنٹ توڑ دی ہے۔ اس بات کا اعلان ایوان زیریں کے سپیکر نے کیا۔

## درخواست دعا

مکرم کریم ظفر ملک صاحب ابن مولانا ظہور حسین صاحب سابق مربی بخارا کی آج 13۔اکتوبر کو پورٹ لینڈ امریکہ میں اوپن ہارٹ سرجری ہو رہی ہے۔ آپریشن کی کامیابی اور شفائے کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

**Jasmine Guest Houses**
**Islamabad**
Major (R) Muhammad Yusuf Khan
Chief Executive
Jasmine INN, 20-A,G-8 markaz
Tel# 2252002-2252167 Fax# 2821295
Jasmine LODGE,#6,St#54,F-7/4
Tel#2821971-2821997 Fax#2821295
JasmineLODGE2,#29,St26,F-6/2
Tel#2824064-2824065 Fax#2824062
E-mail:Jasminelodges@hotmail.com

# ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

**ربوہ میں طلوع وغروب**

| | | | |
|---|---|---|---|
| سوموار | 13۔اکتوبر | زوال آفتاب | 11-55 |
| سوموار | 13۔اکتوبر | غروب آفتاب | 5-41 |
| منگل | 14۔اکتوبر | طلوع فجر | 4-47 |
| منگل | 14۔اکتوبر | طلوع آفتاب | 6-08 |

## پاکستان سے بامقصد مذاکرات نہیں ہوسکتے

بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے دہشت گردی کے حوالے سے بعض ملکوں کے دوہرے معیار پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ کئی ممالک دہشت گردی کے حوالے سے بھارتی مؤقف کی حمایت کرتے ہیں لیکن سیاسی تحفظات کے نام پر عملی طور پر کچھ نہیں کرتے۔ بھارت دوعشروں سے دہشت گردی کا شکار ہے۔ سرحد پار دہشت گردی کا سلسلہ بدستور جاری ہے اس کے خاتمہ تک پاکستان سے بامقصد مذاکرات نہیں ہو سکتے۔ ہم دہشت گردی کے حمایتیوں سے مذاکرات نہیں کرینگے تھائی لینڈ کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نے کہا کہ پاک بھارت ایٹمی جنگ کا اتنا خطرہ نہیں جتنا دہشت گردی کے باعث امن واستحکام کو ہے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ دہشت گردی کی تعریف یا اس کے اسباب کی بے کار بحث کی بجائے اس کی حمایت کے ذرائع ،ملکی اسلحہ، سرمائے کی فراہمی اور ٹریننگ کو ختم کرانا ہوگا۔

## حکومت نے ہر فیصلہ بہترین قومی مفاد میں کیا

سپیکر قومی اسمبلی چودھری امیر حسین نے اسمبلی میں وزیراعظم چیمبر میں وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران انہوں نے ملکی موجودہ سیاسی صورتحال پر تبادلہ خیال کیا۔ سپیکر نے وزیراعظم کو دورہ امریکہ کے دوران ان کی غیر موجودگی میں اسمبلی کے معاملات کے حوالے سے بریفنگ دی۔ اس موقع پر وزیراعظم نے کہا پاکستان مسلم لیگ کی حکومت عوام کی حقیقی معنوں میں نمائندگی کر رہی ہے۔ دورہ امریکہ کے دوران عوام کی صحیح نمائندگی کی گئی۔ حکومت کا ہر فیصلہ ملک وقوم کے بہترین مفاد میں کیا گیا۔ حکومت جمہوریت کے استحکام کیلئے ترجیحی بنیادوں پر کام کر رہی ہے۔

## آئی ایم ایف یکم نومبر تک پاکستان کو 228 ملین ڈالر دے گا

وفاقی وزیر خزانہ شوکت عزیز نے کہا ہے کہ پاکستان کو آئی ایم ایف کی طرف سے غربت گھٹاؤ پروگرام کے تحت قرضے کی 228 ملین ڈالر پر مشتمل 7ویں اور 8ویں اقساط یکم نومبر کو مل جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایم ایف نے پاکستان کی بہتر اقتصادی صورتحال کے پیش نظر دونوں اقساط اکٹھی دینے کی منظوری دی۔ انہوں نے پارلیمنٹ میں صحافیوں سے باتیں کرتے ہوئے کہا اب ان کی شرائط کی بجائے آسان اور نرم شرائط پر قرضے حاصل کر سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا ورلڈ بنک کے صدر نے بھی صدر مشرف کی پالیسیاں و اصلاحات جاری رکھنے پر وزیراعظم میر ظفر اللہ جمالی کی تعریف کی ہے۔ اور انہوں نے پاکستان کی بہتر معاشی کارکردگی پر اس کیلئے قرضے اور امداد کی مد میں 600 ملین ڈالر سے بڑھا کر ایک ارب ڈالر کر دی ہے۔ ورلڈ بینک زرعی شعبے کی ترقی کیلئے مزید فنڈ زدے گا۔

## جنوبی وزیرستان میں آپریشن کا دائرہ وسیع

جنوبی وزیرستان ایجنسی میں القاعدہ کے مبینہ ارکان کو پناہ دینے والے قبائل کے خلاف جاری آپریشن کا دائرہ وسیع کر دیا گیا ہے۔ اور کری خیل اور ڈیبی خیل قبیلوں کے بعد یار گل خیل قبیلے کے خلاف بھی کریک ڈاؤن کا آغاز کر دیا گیا ہے جس میں قبیلے کے افراد کی گرفتاری اور معاشی ناکہ بندی شامل ہے۔ کریک ڈاؤن میں اب تک 50۔افراد کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔

## قبائلی علاقوں میں آپریشن بند کیا جائے

مجلس عمل سے تعلق رکھنے والے قبائلی علاقوں کے ارکان قومی اسمبلی نے خبردار کیا ہے کہ امریکہ کے اشارے پر قبائلی علاقوں میں آپریشن اور پکڑ دھکڑ بند کی جائے۔ ورنہ قبائلی عوام اٹھ کھڑے ہونگے۔

## دولت مشترکہ کے ذریعے مفاہمت کی حکومتی تجویز مسترد

حکومت نے دولت مشترکہ میں پاکستان کی رکنیت کی بحالی اور صدر کی وردی پر مجلس عمل کے ساتھ زبانی معاہدہ کی راہ ہموار کرنے کیلئے دولت مشترکہ کے سپیشل ایڈوائزر کا تعاون حاصل کر لیا ہے۔ انہوں نے اس سلسلے میں باقاعدہ کوششوں کا آغاز کرتے ہوئے مجلس عمل کو تجویز دی ہے کہ وہ ایل ایف او کے مسئلہ کے حل کیلئے صدر مشرف کی جانب سے 31دسمبر 2003ء سے پہلے وردی اتارنے کی زبانی یقین دہانی تسلیم کرتے ہوئے حکومت سے مفاہمت کرے جبکہ ایم ایم اے نے دولت مشترکہ کے ایڈوائزر کی یہ تجویز مسترد کرتے ہوئے ان پر واضح کیا ہے کہ حکومت سے وردی پر زبانی معاہدہ نہیں ہوگا۔

## سیاست میں دشمنی کا کلچر ختم کر دیا ہے

پنجاب کے وزیراعلیٰ نے کہا ہے کہ پاکستان مسلم لیگ کی حکومت صوبے میں سیاسی کلچر کی تبدیلی اور صوبائی انتظامیہ کی کارکردگی کو مؤثر اور بہتر بنانے پر بھرپور توجہ دے رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ہماری حکومت نے سیاست میں دشمنی پر مبنی کلچر کو ختم کر دیا ہے۔ پنجاب اسمبلی قانون سازی میں بھرپور کردار ادا کر رہی ہے۔ اصلاحات پر کمٹمنٹ مضبوط ہے۔ صحت کا نظام عوام کی ضرورت کیلئے ناکافی ہے۔ زراعت کو فروغ دینا ترجیحات میں شامل ہے۔ معاشی اور سماجی اصلاحات کیلئے مؤثر حکمت عملی کی ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سول سیکرٹریٹ میں نیشنل ڈیفنس کالج کے وفد کے ساتھ اجلاس میں کیا۔

## تیز رفتار ٹرک اور ویگن میں تصادم 13 باراتی ہلاک

حیدر آباد ٹول پلازہ پر باراتیوں کی ویگن اور تیز رفتار ٹرک کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں [illegible] اور 6 عورتوں سمیت 13 باراتی جاں بحق ہو گئے۔ کورنگی سے آنے والی ویگن ٹول ٹیکس دینے کیلئے ٹول پلازہ پر رکی تو کراچی سے آنے والے تنے سے لدے تیز رفتار ٹرک نے ٹکر مار دی۔ زخمیوں کو لیاقت میڈیکل ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ ٹرک ڈرائیور موقع سے فرار ہوگیا۔

## آسٹریلوی کھلاڑی نے 380 رنز بنا کر عالمی ریکارڈ قائم کر دیا

آسٹریلیا کے معروف بلے باز میتھیو ہیڈن نے زمبابوے کے خلاف ٹیسٹ کی پہلی اننگ میں 380 رنز بنا کر سب سے زیادہ انفرادی سکور بنانے کا نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ انہوں نے ویسٹ انڈیز کے سٹار بلے باز برائن لارا کا 375 رنز کا ریکارڈ توڑا ہے۔ ہیڈن اور لارا کے علاوہ سب سے زیادہ انفرادی سکور بنانے والے باقی نمایاں کھلاڑی یہ ہیں:۔

| رنز | کھلاڑی | ملک | سال |
|---|---|---|---|
| 365 | سوبرز | ویسٹ انڈیز | 1958ء |
| 364 | لین ہیوٹن | انگلینڈ | 1938ء |
| 340 | جے سوریا | سری لنکا | 1997ء |
| 337 | حنیف محمد | پاکستان | 1958ء |
| 336 | ویلی ہیمنڈ | انگلینڈ | 1933ء |
| 334 | مارک ٹیلر | آسٹریلیا | 1998ء |
| 333 | گراہم گوچ | انگلینڈ | 1990ء |
| 329 | انضمام الحق | پاکستان | 2002ء |


فل سیٹ، فکس دانت، برج کراؤن، پورسلین ورک کیلئے
جونود ڈینٹل لیبارٹری بلاک 12 سرگودھا
فون: 0320-5741490-713878
Email:m.jonnud@yahoo.com

زاہد اسٹیٹ ایجنسی
لاہور-اسلام آباد-کراچی میں جائیداد کی خرید وفروخت کا بااعتماد ادارہ
10 حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور
فون 7441210 - 042-5415592
موبائل نمبر 0300-8458676
چیف ایگزیکٹو: چوہدری زاہد فاروق

خان فزیوتھراپی کلینک (خان میڈیسن)
فالج ،لقوہ، پولیو، گنٹھیا، جوڑوں کا درد، عرق النساء، کمر درد بچے کی پیدائش کے بعد عورتوں میں کمر درد، گردن کا درد، بازوؤں اور ٹانگوں کا حرکت نہ کرنا ہاتھ اور پاؤں سن ہونا، پٹھوں کا کھچاؤ، ریڑھ کی ہڈی کے امراض ،رعشہ، ہڈیوں کے آپریشن کے بعد جوڑوں کا جام ہونا اور پٹھوں کا سکڑ جانا، بچوں کے پیدائشی ٹیڑھے پاؤں، بچوں میں گردن کے پٹھے کا اکڑ جانا، ذہنی اور جسمانی معذور بچے، موچ اور کھلاڑیوں کی تکالیف کے علاج کیلئے ماہر اور کوالیفائیڈ فزیوتھراپسٹ کی خدمات حاصل کریں۔
اوقات کلینک صبح 9:00 سے 1:00 بجے تک
شام 6:00 سے 10:00 بجے تک
خان فزیوتھراپی کلینک (خان میڈیسن)
اقصیٰ چوک ربوہ فون: 04524-211946

ضرورت ہے
مستقل کام کرنے والے ایک محنتی کارکن کی ضرورت ہے۔ تعلیم کم از کم F.A/F.Sc زائد تعلیم کو ترجیح دی جائے گی۔ صدر محلہ کی تصدیق کے ساتھ درخواست خود آکر جمع کروائیں۔
مینیجر کیوریٹو میڈیسن انٹرنیشنل ربوہ

جنرل آؤٹ ڈور کا آغاز
صبح 8 بجے تا 2 بجے دوپہر - پرچی فیس 25 روپے صرف
ڈاکٹر مبارک احمد شریف فون: 213944
مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
دکان 211158 رہائش 214454
0303-6743122 (دکان گلی کے اندر ہے)

ہر قسم کی جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے
پروپرائیٹر: نعیم الرحمٰن
فون دفتر 214930
گھر 211930
الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود یادگار روڈ ربوہ


روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29